السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد میں عرصہ دراز سے جماعت اور نماز کا اہتمام جاری ہے، اب اس کی شکستہ حالی کی وجہ سے منہدم کر کے از سر نو تعمیر کرنا ضروری ہوچکا ہے، کیانیچے مارکیٹ یا ہسپتال تعمیر ہوسکتا ہے جب کہ حاصل ہونے والی مالی منفعت بھی مسجد کے لیے مختص ہوگی، قریبی فرصت میں اس کی وضاحت کردیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک مسجد جس میں نماز باجماعت اور جمعہ وغیرہ کا اہتمام ہوچکا ہو، بلاوجہ اس کی حیثیت ختم کرنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر مسجد بے آباد ہوجائے یا اس سے وہ مقاصد پورے نہ ہو رہے ہوں۔ جو تعمیر کے وقت پیش نظر ہوتے ہیں تو ایسے حالات میں اس کی حیثیت کو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ صورت مسئولہ میں مسجد شکستہ حال ہوچکی ہے، اس لیے اسے منہدم کر کے اس کی تعمیر نو کرنا ضروری ہوچکا ہے اگر اہل مسجد انتظام چلانے کی ہمت نہ رکھتے ہوں تو اس کے نیچے مارکیٹ یا ہسپتال بنانے میں چنداں حرج نہیں ہے بشرطیکہ اس سے حاصل ہونے والی منفعت مسجد کے لیے ہی مختص ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کی ایک پرانی مسجد کو دوسری جگہ منتقل کردیا تھا اور پہلی مسجد کی جگہ کھجور مارکیٹ بنادی تھی، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ الفتاویٰ میں اس موضوع پر تفصیل سے لکھا ہے۔[1]

اگر مسجد کے نیچے مارکیٹ بنانا ہو تو درج ذیل شرائط کا اہتمام کیا جائے۔

1۔ کرایہ دار حضرات ایسا کاروبار نہ کریں جو مسجد کے تقدس کے منافی ہو۔

2۔ کرایہ دار کسی دوسرے کو پگڑی پر دوکان دینے کے مجاز نہیں ہوں گے۔

3۔ کرایہ دار حضرات کو کسی قسم کی تنظیم سازی کی کسی صورت میں اجازت نہ دی جائے۔

4۔ مسجد کی دوکانوں کا کرایہ محل وقوع کے مطابق ہو، اسے خیرات خیال کر کے تقسیم نہ کیا جائے۔

5۔ مسجد کی دوکانوں کے متعلق وہی شرائط لاگو ہوں جو دوسری دوکانوں کے لیے ہوتی ہیں۔

بہر حال مارکیٹ بناتے وقت اس کے تقدس، مقاصد اور مفادات کو ضرور پیش نظر رکھا جائے، بصورت دیگر مسجد کے نیچے مارکیٹ وغیرہ بنانے سے گریز کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مسجد اللہ کا گھر ہے، وہ خود اس کا انتظام چلانے کے لیے اسباب وذرائع پیدا فرمائے گا۔ اہل مسجد کے اخلاص کے پیش نظر اللہ تعالیٰ مسجد کے مفادات کا تحفظ کرے گا، اس کے نیچے مارکیٹ بنا کر "مزعومہ مفادات" سے گریز کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مجموع الفتاویٰ، ص265۔ ج31۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:50

محدث فتویٰ